الدرس السابع
ساتواں درس

کلمۂ توحید کی شرطیں 3/2

4- **انقیاد**: یعنی مکمل سپردگی، اس کا معنی یہ ہے کہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" جن باتوں پر دلالت کرتا ہے اپنے آپ کو اسکے تابع کردینا۔ جب کسی کو "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے معنی کا **علم** ہوگیا اور دل کے **یقین** کے ساتھ مان لیا اور اس کے تقاضوں کو **قبول** بھی کرلیا لیکن عملا اس کی اطاعت نہ کی اس کے سامنے جھکا نہیں، مکمل سپردگی (**انقیاد**) بھی نہ پائی گئی، جو کچھ معلوم ہوا تھا اس کے مطابق عمل بھی نہیں کیا، تو اس نے کلمہ کی ایک شرط **انقیاد** پوری نہیں کی۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ”تم سب اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کا حکم مان لو“۔ [الزُّمر:٥٤]. نیز فرمایا: ”سو قسم ہے تیرے پروردگار کی یہ مومن نہیں ہوسکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں، آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کردیں، ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں“۔ [النساء:٦٥]

5- **صدق**: صدق (سچ): یہ کہ آدمی اپنے ایمان میں سچا ہو، اپنے عقیدے میں سچا ہو، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، اور سچے لوگوں کے ساتھی بنے رہو“۔ [التوبة:١١٩] اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سچے دل کے ساتھ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کی گواہی دی وہ جنت میں داخل ہوگیا“۔ [مسند أحمد 4/402 صحیح الجامع الصغیر، ح357 امام البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے]۔

چنانچہ اگر اُس نے زبان سے تو [کلمہ] شہادت کہا اور سکے مفہوم کو اپنے دل سے جھٹلاتا رہا یہ طرز عمل اس کی نجات کا سبب نہیں ہوگا بلکہ وہ منافقوں میں شمار کیا جائے گا۔

- اور جو رویہ اس سچائی کی نفی کردیتا ہے وہ یہ کہ انسان رسول اکرم ﷺ کے ذریعے آئی ہوئی ہدایت کو کلیۃ جھٹلادے یا اُس کے کسی حصے کو انکار کردے، اس لئے کہ اللہ تعالی نے ہمیں رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور تصدیق کا حکم دیا ہے اور اسے اپنی اطاعت کے ساتھ جوڑ کر بیان کیا ہے، فرمایا: ”اعلان کردیجئے کہ اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کرو“۔ [النور:٥٤]